قارئین

حلقۂ احباب

عزیزم ذوالکفل بخاری صاحب

السلام علیکم

تازہ نقیب ختم نبوت (نومبر ۹۳ء) ملا۔ آخری صفحہ پر غزل دیکھی۔ چوتھے شعر میں ایک غلطی رہ گئی۔ غالباً پروف توجہ سے نہیں دیکھے گئے۔ "پتھر کی اوٹ" کو "پتھر کے اوٹ" لکھ دیا گیا۔ یعنی "اوٹ" کو مذکر کر دیا گیا ہے۔ جو غلط ہے۔

براہ کرم آئندہ شمارے میں تصحیح فرما دیجئے۔ شکریہ۔

والسلام

پروفیسر عابد صدیق (بہاولپور)

مکرم و محترم۔ سلام مسنون

ایک کتابچہ مکتبہ قادریہ لاہور سے شائع ہوا ہے پہلی نظر دیکھنے میں ایسا نظر آتا ہے جیسے مصنف کو خاندان نبوت کے ساتھ بڑی ہی عقیدت ہے۔

لیکن اسی عقیدت کے پردے میں ارادی یا غیر ارادی طور پر پوری کتاب رافضیت کے عقائد سے بھری پڑی ہے۔ موصوف نے امت پر یہ احسان بھی کیا ہے کہ فلاں فلاں ناموں کے ساتھ علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ لکھنا بزرگوں سے ثابت ہے ان بزرگ پرست صاحب نے کہیں بھی ابو بکر، عمر علیہ السلام لکھنے پر زور نہیں دیا صغار صحابہؓ اور تابعین حضرات پر بھی ؓ ہم کہتے ہیں ٹھیک ہے لیکن سیدنا علیؓ کے خاندان کے ساتھ علیہ السلام اور دوسرے اکابر کے ساتھ رضی اللہ عنہ۔ اس پردے کے پیچھے دبے پاؤں سبائیت آرہی ہے جس نے بڑے بڑے مفکروں کو ڈسے بغیر نہیں چھوڑا اور دوسری بات کتاب کا نام ہی غلط ہے آئمہ اہل بیت؟ بھلا اہل بیت میں کون سے آئمہ ہیں؟ اہل بیت میں تو صرف ازواج النبی ہیں سلام اللہ علیہما۔

اللہ کی رحمتیں ہوں علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ پر فرمایا کرتے تھے "پاکستان کے سنی کو سنی بنانے کی فکر کرو" حقیقت ہے کہ جونہی کوئی مشکوک نام کی کتاب سامنے آتی ہے علامہ صاحب یاد آجاتے ہیں۔

یہ کتاب گزشتہ دنوں ایک صاحب نے مجھے بھیجی میں سمجھا رافضیوں کی کوئی کتاب ہو گی اور حوالے کے لئے کسی نے بھیجی ہو گی۔ مصنف کا نام دیکھا تو۔۔۔ اپنے ہمسایوں سے ملاقات ہو گئی اور صدیقی ٹرسٹ والوں کے تعاون

سے شائع ہوئی ہے۔ اور سچی بات ہے جب حسب ارشاد مولانا جمیل احمد صاحب دیکھا تو اور بھی اچنبا ہوا کیونکہ حضرت مولانا جمیل احمد صاحب سے ان مسائل اور حالات و واقعات پر میری بارہا گفتگو ہوئی حضرت اکثر میری دکان پر تشریف لاتے اور ہمارے دوست ماسٹر فضل دین صاحب بھی ہوتے اور بڑی علمی باتیں ہوتیں امیر یزید کے متعلق فرماتے۔ اس معاملہ میں سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ کے موقف پر ہوں ان سے بڑھ کر کسی کی بات پر یقین نہیں کرسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عبداللہؓ کی رگوں میں جو خون تھا اس نے انہیں کسی مصلحت کے تحت سمجھوتہ نہیں کرنے دیا۔ اور انہوں نے علی الاعلان اپنا موقف بیان فرما دیا۔ خیر کتاب ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالی۔ اور کتاب بھیجنے والے صاحب کو خط لکھا کہ حضرت آپ نے کتاب غلط جگہ بھیج دی ہے ایسی کتابیں تو امام باڑوں میں اچھی لگتی ہیں۔ حیرانی تو اس بات پر ہے کہ کتاب کی تقریظ جن جن حضرات نے رقم کی انہوں نے بھی وہی باطنی طرز کا جملہ استعمال فرمایا یعنی اہل بیت اور ہیں اور امہات المومنینؓ اور ہیں میں ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔ میرا یہ سوال ہے کہ اہل بیت اصل میں کون ہیں؟

ماہنامہ بینات نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے "یقیناً آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میدان محشر اور پھر جنت میں آپکے ساتھ ہونگے اس لئے جو لوگ ان حضرات سے محبت رکھنے والے ہونگے وہ بھی ان کے ہمراہ ہونگے کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت رکھتا ہوگا۔ اس لئے حضرات اہل بیت نبوی ﷺ اور ازواج مطہرات کی محبت و عظمت اور حرمت عین ایمان ہے"

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"مولانا ابوالمظفر ظفر احمد قادری نے اس حقیقت کو سامنے رکھ کر عامۃ المسلمین کے نفع عام کے پیش نظر فضائل اہل بیت پر مستقل رسالہ لکھ دیا ہے جس میں اولاً فضائل اہل بیت پھر امہات المسلمین یا امہات المومنینؓ کا ذکر خیر"۔

اب آپ اصول کافی کی روایت دیکھ لیں۔ اصول کافی شائع کردہ حق برادرز انار کلی لاہور صفحہ ۱۹۲ سے شروع ہونے والی شیطان کی آنت سے بھی لمبی یہ روایت سات سے زیادہ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے یعقوب کلینی صاحب نے یہ روایت نص امامت کے باب میں لکھی ہے اقتباس ملاحظہ فرمادیں۔ "خداوند عالم نے میری اس دعا کو قبول فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو ہدایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت کو تعلیم دینے کی کوشش نہ کرنا کیوں کہ یہ لوگ علم لدنی رکھتے ہیں آگے لکھتے ہیں "اے ابو بصیر یقین کرو کہ اگر آنحضرت ﷺ خاموش رہتے اور اس کی تصریح نہ فرماتے کہ میرے اہل بیت کون لوگ ہیں تو ایرے غیرے خصوصاً ازواج النبی آل عباس آل جعفر سب آل محمد ﷺ ہونے کا دعوی کرتے"۔ اب آخر میں ایک ایسی ہستی کا تبصرہ پیش خدمت ہے جو صرف میرے لئے ہی نہیں بلکہ بہت سارے مسلمانوں کی نظر میں قابل احترام ہیں۔ خود میرے دل میں بھی ان کا احترام ہے مگر وہ اپنی جگہ۔ اور عقیدہ و ایمان اپنی جگہ میرے موصوف سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ (لاہور) نے اسی رسالہ کی تائید میں ایک تحریر لکھی ہے فرماتے ہیں۔

"فتنہ رافضیت و سبائیت اور خارجیت و ناصبیت کی تاریخ تو بہت پرانی ہے لیکن پاکستان میں یزیدیت ایک فتنہ تازہ ہے یزیدی فرقے کا بانی محمود عباسی ہے آج سے تقریباً چوبیس برس پیشتر اس نے اپنی تالیف خلافت معاویہؓ و یزید سے اسکا آغاز کیا دیکھتے دیکھتے اسکے گمراہ کن نظریات پھیلتے چلے گئے اور آج یہ حال ہے کہ جدید دانشوروں کی ایک خاصی تعداد اس کے تصنیفی دام تزویر کا شکار ہوچکی ہے اور حیف صد حیف کہ بعض عالمان دین بھی اس

ضال و مضل کی ایسی خرافات پڑھ پڑھ کر جادہ اہل سنت سے ہٹ گئے ہیں۔ اس طوفان الحاد و زندقہ میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلمانوں کو اہل بیت نبوی اور حضرات صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب سے روشناس کرایا جائے"۔ میرا سوال یہ ہے کہ لفظ اہل بیت کا لغوی معنی کچھ بھی ہو ہمارے اس دینی ماحول میں اہل بیت کا لفظ کوئی سنے یا بولے تو فوراً ذہن میں آتا ہے اس سے مراد نبی کریم ﷺ کے گھر والے ہیں۔ کوئی صاحب عقل بتائے کہ گھر والے کون ہوتے ہیں کیا ازواج النبی، نبی ﷺ کے گھر والی نہیں ہیں؟ جس طرح صحابہ کرامؓ پر بہتان لگائے جاتے ہیں اسی طرح ازواج النبی

سلام الله عليهما وصلوٰة الله عليهما ورضون الله تعالى اجمعين عليهم

پر بھی رافضیوں نے مخفی تبرا کا نفیس طریقہ استعمال کیا اتنا ظلم اور دیدہ دانستہ کہ رافضیوں کی تائید میں سب حضرات بھول گئے کہ نبی کریم ﷺ کی اہل بیت حقیقی ازواج النبی ہیں کیا یہ حضرات نہیں جانتے کہ اعمال کے ثواب میں صرف ازواج النبیؓ ہیں جن کو امت سے دگنا ثواب ملے گا اور یہ حضرات اس پر بھی یقین رکھتے ہونگے کہ جنت میں جو مرتبہ محمد رسول اللہ ﷺ کو ملے گا وہ اور کسی کو نہیں ملے گا مگر ازواج النبیؓ وہاں بھی ہونگی۔

اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی بلند مرتبہ سے نوازا ہے اس سے ہر طرح کا امتحان لیا جاتا ہے ازواج النبیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ دین کی تبلیغ کی ہے بلکہ بہت سارے مسائل جو کہ عورت ہی عورت کو بتا سکتی ہے ایسے مسائل خاوند بیوی کو بے جھجھک بتا سکتا ہے ایسے تمام مسائل ہماری ماؤں یعنی

امهات المومنين سلام الله عليهما

کے ذریعے ہماری ماؤں بہنوں تک پہنچے ہیں آیت تطہیر انہی کی شان میں اتری ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس طرح کی کتابوں سے عام لوگ یہی مطلب نکالیں گے کہ

أمهات المومنين سلام الله عليهما

اہل بیت میں سے نہیں ہیں۔ اور اعزازی اہل بیت حقیقی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ امام ابن حزمؒ اندلسی تو اس مسئلہ میں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر بلند مرتبہ ہے تو ازواجؓ النبی ﷺ کا ہے ان کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ۔ بات تو اتنی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہؓ سے اتنی شفقت تھی کہ آپ ﷺ نے ان کو اور ان کی اولاد کو بھی اہل بیتی فرمایا جیسا کہ سیدنا سلمان فارسیؓ اور زید بن حارثہؓ اور ان کے صاحبزادے سیدنا اسامہ بن زیدؓ کو بھی فرمایا۔ رافضیوں نے تو رسول اللہ ﷺ کے گھر میں تفریق کر کے امہات المومنین سلام اللہ علیہما کو اہل بیت سے الگ کر دیا لیکن سنی نما رافضیوں نے ان تخریب کاروں کی بہت مدد کی۔ سیدھی سی بات تھی جس کو عجمیوں نے یونانی فلسفے کی جمع تفریق میں ڈال کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا میری رائے میں ایسی کتابیں شیعیت پھیلانے کا سبب بن رہی ہیں۔ اور کتاب کا نام بھی غلط ہے یعنی ازواج النبی ﷺ کے مرتبہ کو پیچھے دھکیل کر اہل بیت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں شامل کیا گیا ہے۔ یہی راستہ رافضیت کا ہے۔ پہلے بات فضیلت سے ہی شروع ہوتی ہے اور آخر میں یہ سبق ملتا ہے رسول اللہ ﷺ ابھی دفن بھی نہیں ہوئے تھے کہ سارے صحابہؓ دین چھوڑ گئے۔ معاذاللہ و استغفراللہ رافضیوں کا عقیدہ تو یہی ہے کہ دین کے دو ستون یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ ان کی صداقت داغدار کرو تاکہ آنے والی نسلوں کو ان دونوں میں سے ایک پر بھی اعتبار نہ رہے قرآن

(بقیہ ۳۸ پر)